ایپ (app) کے ذریعے چہرہ بگاڑنا

ریفرنس نمبر:Lar-10980

تاریخ:23-02-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ آج کل کچھ ایپس (apps) ایسی آئی ہیں، ان میں انسانی تصویر میں تبدیلی کی جاتی ہے، اس کے حوالے سے درج ذیل صورتوں کا جواب مطلوب ہے:

(1) بسا اوقات تصویر کے اعضا میں مختلف انداز سے تبدیلی کر دی جاتی ہے، اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

(2) اور بسا اوقات نوجوان کی تصویر کو بڑھاپے کی صورت دے دی جاتی ہے، اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

(1) ایپ میں انسانی تصویر کے اعضا میں کی جانے والی تبدیلی کی مختلف صورتیں ہیں:

(الف) کسی مسلمان کی تصویر کے ساتھ کوئی ایسا معاملہ کرنا جس سے اس مسلمان کی تذلیل و توہین، دل آزاری وغیرہ کی ناجائز و ممنوع صورتیں بنتی ہوں یا اس سے متعلق مسلمانوں کی دل آزاری وغیرہ کی صورتیں بنتی ہوں، تو ایسا کرنا مسلمان کی دل آزاری وغیرہ کی وجہ سے ناجائز ہو گا۔

نوٹ: اس میں ایک بات بہت اہم ہے کہ اگر کسی سید صاحب یا صحیح العقیدہ عالم دین کی توہین و تحقیر کرنے کے لیے ان کی تصویر میں بگاڑ لایا گیا، تو اس کا حکم انتہائی سخت ہو گا، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱) اگر عالم کی بوجہ علم توہین کرے یا سید کی بوجہ سیادت توہین کرے، تو یہ تو واضح کفر ہے اور کرنے والا کافر ہے۔

(۲) اور اگر بوجہ علم یا سیادت تعظیم فرض جانے، لیکن اپنے کسی دنیاوی معاملے کی وجہ سے توہین و تحقیر کرے، تو یہ سخت حرام ہے اور کرنے والا فاسق و فاجر ہے۔

(۳) اور اگر بلاوجہ عالم سے بغض رکھے، تو علمائے کرام نے فرمایا: "اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔"

فتاوی رضویہ میں ہے: (1) اگر عالم کو اِس لیے بُرا کہتا ہے کہ وہ "عالم" ہے، جب تو صَریح کافر ہے اور اگر بوجہ علم اُس کی تعظیم فرض جانتا ہے، مگر اپنی کسی دُنیوی خُصومت (یعنی دشمنی) کے باعث بُرا کہتا ہے، گالی دیتا، تحقیر کرتا ہے، تو

سخت فاسِق فاجر ہے اور اگر بے سبب (یعنی بلاوجہ) رنج (بُغض) رکھتا ہے، تو مَرِیْضُ الْقَلْبِ وَ خَبِیْثُ الْباطِن (یعنی دل کا مریض اور ناپاک باطن والا ہے) اور اُس کے کُفر کا اندیشہ ہے۔ "خُلاصہ" میں ہے: "مَنْ اَبْغَضَ عَالِماً مِنْ غَیْرِ سَبَبٍ ظَاھِرٍ خِیْفَ عَلَیْہِ الْکُفْر" (یعنی جو بِلا کسی ظاہِری وجہ کے عالمِ دین سے بُغض رکھے اُس پر کُفر کا خوف ہے۔)

(فتاوی رضویہ، ج21، ص129، رضافاونڈیشن، لاھور)

مزید فتاوی رضویہ میں ہے: "ساداتِ کرام کی تعظیم فرض ہے اور اُن کی توہین حرام، بلکہ علمائے کرام نے ارشاد فرمایا: "جو کسی عالم کو مَولِویا (مَول۔وِیا) یا کسی میر (یعنی سیّد) کو مِیروا بروجہ تحقیر (یعنی حقارت سے) کہے، کافر ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج22، ص420، رضافاونڈیشن، لاھور)

(ب) اسی طرح اگر کسی کی تصویر کو چینج کر کے دھوکا دینے والی کوئی صورت ہو، تو یہ صورت بھی ناجائز و ممنوع ہو گی کہ دھوکا کسی کو بھی دینا جائز نہیں، اگرچہ کافر و مرتد کو دیا جائے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "غدر و بد عہدی مطلقاً سب سے حرام ہے، مسلم ہو یا کافر، ذمی ہو یا حربی، مستامن ہو یا غیر مستامن، اصلی ہو یا مرتد۔"

(فتاوی رضویہ، ج14، ص139، رضافاونڈیشن، لاھور)

(ج) اور اگر اوپر ذکر کردہ صورتوں میں سے کوئی نہ ہو تب بھی اس سے ممانعت ہی کی جائے گی، کیونکہ یہ اگرچہ حقیقتاً تو تغییر نہیں ہے کہ اصل صورت میں تغییر نہیں کی جا رہی، بلکہ اس کے عکس میں کی جا رہی ہے، لیکن بولنے والے اس پر تغییر کا لفظ ہی بولتے ہیں کہ فلاں نے فلاں کی صورت بگاڑ دی وغیرہ اور جس طرح برے کام سے بچنا چاہیے، برے نام سے بھی بچنا چاہیے۔

فتاوی رضویہ میں ہے: "اور حرام جانور کی تصویر میں ایک شنیع و بد نسبت ہے جو کھانے والے کی طرف ہو گی کہ اہل عرف تصویر کو اصل ہی کے نام سے یاد کرتے ہیں، تو مثلاً: تصویر کا کتا کسی نے کھایا تو اسے بھی کہا جائے گا کہ فلاں شخص نے کتا کھایا، آدمی کو جیسے بُرے کام سے بچنا ضرور ہے یونہیں برے نام سے بھی بچنا چاہئے۔ غیر جاندار کی تصویر بنانی اگرچہ جائز ہے، مگر دینی معظم چیز مثل مسجد جامع وغیرہ کی تصویروں میں انہیں توڑنا اور کھانا خلاف ادب ہو گا اور وہی بری نسبت بھی لازم آئے گی کہ فلاں شخص نے مسجد توڑی، مسجد کو کھالیا۔"

(فتاوی رضویہ، ج24، ص560، رضافاونڈیشن، لاھور)

نیز اس طرح کرنے والے کا مقصد بھی عموماً صورت میں تغییر ہی ہوتا ہے اور بسا اوقات کوئی ممنوع کام حقیقتاً نہ

کیا جائے، لیکن قصد کی وجہ سے ممانعت کا حکم آجاتا ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے:" ایسا قصد معصیت بھی معصیت ہے، اگرچہ فعل واقع میں معصیت نہ ہو، جیسے شربت براہ غلط شراب سمجھ کر پینا کہ وہ حقیقۃً حلال سہی، پر یہ تو اپنے نزدیک مرتکب گناہ ہوا۔" **(فتاوی رضویہ، ج17، ص309، رضافاونڈیشن، لاھور)**

(2) اور جوان کی تصویر بڑھاپے والی بنانے میں اگر کسی کی دل آزاری یا دھوکے والی صورت ہے، تو یہ ناجائز و گناہ ہے، جیسے اوپر گزرا اور اگر اس طرح کی صورت نہیں، تو اب اس کے حکم کا دارومدار نیت پر ہو گا، اگر کوئی خلاف شرع نیت ہو تو منع ہے اور اگر اچھی نیت ہو، مثلاً کوئی جوان اپنی تصویر کو بڑھاپے کی حالت میں ڈھال کر دیکھے کہ بڑھاپے میں حسن وطاقت اس حالت میں ہو گی، لہذا گناہوں سے باز آجاؤں وغیرہ تو ایسی صورت میں نیت کے مطابق حکم لگے گا کہ اچھی نیت سے عمل اچھا ہو جائے گا۔

اور اگر نہ کوئی اچھی نیت ہے اور نہ کوئی بری نیت، تو اب یہ لایعنی اور فضول کام ہے اور لایعنی اور فضول کاموں سے بھی بچنے کی ہی ترغیب دلائی گئی ہے۔

سنن ترمذی میں ہے:" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه»" ترجمہ: اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے اسلام کی خوبی میں سے ہے کہ لایعنی کام کو ترک کر دے۔ **(سنن ترمذی، ابواب الزھد، ج04، ص558، مصطفی البابی الحلبی، مصر)**

ردالمحتار میں ہے:" لأن الأعمال بالنيات فكما يكون المباح طاعة بالنية تصير الطاعة معصية بالنية" ترجمہ: اس لیے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، پس جیسے مباح نیت کی وجہ سے نیکی بن جاتا ہے، اسی طرح نیکی، نیت کی وجہ سے گناہ بن جاتی ہے۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج06، ص402، دارالفکر، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے:" فاقول وباللہ التوفیق، اولا: لعب ولھو وہزل ولغو وباطل وعبث سب کا محصل متقارب ہے کہ بے ثمرہ نامفید ہونے کے گرد دورہ کرتا ہے۔۔۔۔ خامسا: بلاشبہ فاعل سے دفع عبث کے لیے صرف فعل فی نفسہ مفید ہونا کافی نہیں، بلکہ ضرور ہے کہ یہ بھی اُس سے فائدہ معتد بہا بمعنی مذکور کا قصد کرے، ورنہ اس نے اگر کسی قصد فضول وبے معنے سے کیا، تو اس پر الزام عبث ضرور لازم۔۔۔ یہ نہایت کلام ہے تحقیق معنی عبث میں، اب تنقیح حکم کی

طرف چلئے وباللہ التوفیق۔ اقول بیان سابق سے واضح ہو کہ عبث کا مناط فعل میں فائدہ معتد بہا مقصود نہ ہونے پر ہے اور وہ اپنے عموم سے قصد مضر وارادہ شر کو بھی شامل تو بظاہر مثل اسراف اُس کی بھی دو ۲ صورتیں: ایک فعل بقصد شنیع دوسری یہ کہ نہ کوئی بُری نیت ہو نہ اچھی۔۔۔۔۔ خلاصہ ان سب نفیس کلاموں کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنی امت کو لایعنی باتیں چھوڑنے کی طرف ارشاد فرماتے ہیں، جتنی بات آدمی کے دین میں نافع اور ثواب الٰہی کی باعث ہو یا دنیا میں ضرورت کے لائق ہو جیسے بھُوک پیاس کا ازالہ، بدن ڈھانکنا، پارسائی حاصل کرنا اُسی قدر امر مہم ہے اور اس سے زائد جو کچھ ہو جیسے دنیا کی لذتیں نعمتیں منصب ریاستیں غرض جملہ افعال واقوال واحوال جن کے بغیر زندگانی ممکن ہو اور ان کے ترک میں نہ ثواب کا فوت نہ اب یا آئندہ کسی ضرر کا خوف وہ سب لایعنی و قابلِ ترک۔۔ ظاہر ہوا کہ لایعنی جملہ مباحات کو شامل ہے، نہ کہ مطلقا مکروہ ہو۔ ملخصا“

(فتاوی رضویہ، ج01، حصہ ب، ص997 تا 1029، رضافاونڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمدعرفان مدنی

21 رجب المرجب 1443ھ/23 فروری 2022ء

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمدھاشم خان عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے